

ایچھے رفیق ہیں یہ اللہ کی جانب سے فضل ہے۔

اگر رفیق سفر کوئی اچھا میسر آجائے تو سفر پر سکون اور آرام دہ ہو جاتا ہے۔ اور آدمی واپس آ کر اس کی تعریف اپنے احباب میں کرتا ہے، صالحین ہمارے سفر کے وہ ساتھی ہیں کہ جن کی تعریف کوئی عام انسان نہیں بلکہ رب رحمان بھی کرتا ہے۔ اسی لئے انبیاء کرام نے اللہ تعالیٰ سے صالحین کی رفاقت کا وال کیا حضرت یوسف علیہ السلام نے دعا کی:

رب قد آتیننی من الملک و علمتی من تاویل الاحادیث فاطر السموت والارض انت ولی فی الدنیا والاخرة توفنی مسلما والحقنی بالصالحین (سورۃ یوسف: ۱۰۱)

اے میرے رب تو نے مجھے حکومت بھی عطا کی اور خوابوں کی تعبیر بھی سکھائی تو ہی ارض و سماوات کو پیدا کرنے والا ہے اور تو ہی دنیا و آخرت میں میرا سرپرست ہے۔ اسلام پر میرا خاتمہ کر اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام دعا کرتے ہیں:

رب هب لی حکما والحقنی بالصالحین (سورۃ اشعراء: ۸۳)

میرے رب مجھے حکمت دے اور مجھے صالحین میں شامل کر دے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے فرمایا:

وانه فی الآخرة لمن الصالحین (سورۃ النحل: ۱۲۲)

اور آخرت میں وہ یقیناً صالحین میں سے ہوں گے۔

جب صالحین کی رفاقت کی اللہ تعالیٰ نے تعریف و مدح فرمائی ہے تو ہمیں چاہئے کہ ہم صالحین کی مصاحبت و مجالست اختیار کریں، اسی سلسلہ میں ہمارے نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

لا تصاحب الا مومنا ولا یا کل طعامک الا تقی (سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب



غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ صراط مستقیم کا سالک و راہی وہی ہو سکتا ہے جو شرک و بدعت سے نفرت اور توحید و سنت سے محبت رکھتا ہے۔

اس مجلس میں ہم چوتھے نمبر پر آنے والے صالحین کا مرتبہ و مقام بیان کریں گے۔ صالحین کا نمبر اگرچہ چوتھا ہے مگر ان کی شان محبوبیت کا یہ عالم ہے کہ پہلے نمبر والے بھی ان پر رشک کرتے نظر آتے ہیں۔

صالحین وہ لوگ ہیں جن سے اعمال صالحہ صادر ہوتے ہیں۔ اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں لہذا صالحین بھی اللہ کے محبوب ہیں۔ اعمال صالحہ سے اللہ راضی ہو جاتا ہے، اعمال صالحہ سے دنیا میں برکت، قبر میں راحت، میدان حشر و نشر میں امن اور جنت میں داخلہ نصیب ہوتا ہے۔ جب اعمال صالحہ کی یہ فضیلت ہے تو صالحین کہ جن سے یہ اعمال صادر ہوتے ہیں ان کی عظمت کس قدر ہوگی۔ اس کا اندازہ قرآن و حدیث کے دلائل و نصوص سے لگایا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب نبی کریم ﷺ سے اعلان کرواتے ہیں:

ان ولیی اللہ الذی نزل الکتاب و هو یتولی الصالحین (سورۃ الاعراف: ۱۹۶)

بے شک اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرتا ہے (اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ) اسی نے (مجھ پر) کتاب نازل فرمائی اور وہ صالحین سے محبت کرتا ہے۔

جب صالحین اللہ کے محبوب ہیں تو ان کی رفاقت بھی بہت بڑی چیز ہے اسی لئے فرمایا:

وحسن اولئک رفیقاً ذالک الفضل من اللہ (سورۃ النساء: ۶۹-۷۰)

اور یہ حضرات (جن کے رفیق ہوں) بہت

ہر نمازی اپنی نماز کی ہر رکعت میں اپنے رب تعالیٰ سے ایک دعا کرتا ہے کہ یا اللہ! اھدنا الصراط المستقیم

مجھے صراط مستقیم (سیدھی راہ) دکھا، اس پر چلا اور اسی پر قائم و دائم رکھ کر منزل مقصود (جنت) تک پہنچا۔ صراط مستقیم کیا ہے؟

صراط الذین انعمت علیہم ان لوگوں کا راستہ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا: انعام یافتہ لوگ کون ہیں؟ ان کا تعارف قرآن کریم نے یوں پیش کیا ہے:

فاو لئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین۔

جن پر اللہ نے انعام فرمایا وہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں۔ صراط مستقیم دو نہیں، چار نہیں بلکہ صرف ایک ہے۔ اس کے سالک و راہی چار قسم کے افراد ہیں:

۱۔ انبیاء کرام، جنہوں نے اللہ کا پیغام انسان تک پہنچایا۔

۲۔ صدیقین، جنہوں نے آگے بڑھ کر انبیاء کی تصدیق کی اور ان کا ساتھ دیا۔

۳۔ شہداء، جنہوں نے انبیاء کے مشن پر اپنا جان و مال قربان کر دیا۔

۴۔ صالحین، جنہوں نے ہر قسم کے امور خیر اور اعمال صالحہ کو اختیار کیا۔

صراط مستقیم شارع عام نہیں بلکہ یہ ایک مخصوص شاہراہ ہے۔ یہ ایوارڈ یافتہ لوگوں کا راستہ ہے یا ان لوگوں کا جن کو ان سے محبت و اتباع کا تعلق ہے، اسی لئے فرمایا:

یا اللہ مجھے صالح ہم نشین (مصاحب و ساتھی)

عنایت فرما۔

پھر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا اور میں نے انہیں کہا:

انسی دعوت اللہ عزوجل ان یسر لی

جلسا صالحا فحدثنی بحديث سمعته من رسول الله ﷺ لعل الله ان ینفعنی به

میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ مجھے نیک بخت ساتھی دے لہذا آپ مجھ سے کوئی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، شاید اللہ اس کی وجہ سے مجھے نفع دے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سمعت رسول الله ﷺ یقول ان اول

ما یحاسب به العبد بصلاته فان صلحت فقد

افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر فان

انقص من فريضته شيء قال انظروا هل لعبدی

من تطوع فیکممل به مانقص من الفریضة ثم

یکون سائر عمله على نحو ذالک۔

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے

تھے (قیامت کے روز) سب سے پہلے بندے سے نماز کا

محاسبہ ہوگا اگر نماز درست نکلی تو اس نے فلاح پائی اور

کامیاب ہوا، اگر نماز خراب نکلی تو اس نے خسارہ پایا، اور

ناکام ہوا۔ اگر فرض نماز میں کچھ کمی ہوگی تو کہا جائے گا دیکھو

میرے بندے کے کچھ نفل ہیں، ان میں سے فرض کو مکمل

کر دیا جائے پھر باقی اعمال کا بھی یہی حال ہوگا (سنن

نسائی، کتاب الصلاۃ، باب المحاسبۃ علی الصلوات)

صالحین کی صحبت و رفاقت اپنی جگہ بڑی عظمت و

برکت کا باعث ہے حتیٰ کہ صالحین کے ساتھ مصاحبت و

مجالست کی نیت سے سفر بھی باعث مغفرت بن جاتا ہے کہ

ان کی طرف قرب و نزدیکی کی وجہ سے ایک سو آدمیوں کے

قاتل کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک

شخص تھا، اس نے ننانوے (۹۹) قتل کئے، پھر اس نے

روئے زمین کے سب سے بڑے عالم کے متعلق لوگوں سے

تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

المرء مع من احب

آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اس کی

محبت ہوگی (صحیح بخاری، کتاب الادب باب علامۃ حب

اللہ)

حضرت انس رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک

صاحب نے رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے بارے میں

پوچھا کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا، تم

نے قیامت کے لئے تیاری کیا کی ہے؟ اس نے عرض کیا،

کچھ بھی نہیں سوا اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے

محبت رکھتا ہوں، آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

أنت مع من احببت

تیرا حشر بھی انہیں کے ساتھ ہوگا، جن سے تمہیں

محبت ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہمیں

کبھی اتنی خوشی کسی بات سے بھی نہیں ہوئی جتنی آپ ﷺ کی

یہ حدیث سن کر ہوئی، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فانا احب النبی ﷺ وابابکر وعمر

وارجو ان اکون معهم بحبی ایاہم وان لم اعمل

بمثل اعمالہم

میں بھی رسول اللہ ﷺ سے اور حضرت

ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہوں اور ان سے اپنی

اس محبت کی وجہ سے امید رکھتا ہوں کہ میرا حشر انہیں کے

ساتھ ہوگا اگرچہ میں ان جیسے اعمال نہیں کر سکا (بخاری،

کتاب فضائل اصحاب النبی باب مناقب عمر)

اللہ تعالیٰ سے اولاد کیلئے دعا کریں تو صالح بیٹے

کی جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی:

رب هب لی من الصالحین (سورۃ

الصافات: ۱۰۰)

اے میرے رب! مجھے صالح (بیٹا) عطا فرما۔

اسی طرح ہم نشین کیلئے دعا کریں تو صالح ہم

نشین کی جیسے حضرت حریث بن قیسہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

میں مدینہ آیا اور میں نے کہا:

اللهم یسر لی جلسا صالحا

من یومران یجالس، سنن ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء

فی صحیحہ المؤمن)

کسی مومن ہی کو ساتھی بناؤ، اور تمہارا کھانا

صرف پرہیزگار ہی کھائے۔

مزید ارشاد فرمایا:

الرجل علی دین خلیلہ فلینظر احدکم

من یمخالل (ابوداؤد، حوالہ مذکور ترمذی، کتاب الزہد)

آدمی اپنے دوست کے دین (سیرت) پر ہوتا

ہے پس تمہارا ہر آدمی یہ ضرور دیکھے کہ کس کے ساتھ دوستی کر

رہا ہے۔

صالح دوست اور برے دوست کے ساتھ ہم

نشین کی دل نشین منظر کشی حدیث میں یوں پیش کی گئی ہے:

انما مثل الجلیس الصالح و جلیس

السوء کحامل المسک و نافع الکبیر فحامل

المسک اما ان یحذیک و اما ان یتناع منه و اما

ان تجدد منه ریحاً طیبہ و نافع الکبیر اما ان یحرق

ثیابک و اما ان تجدد منه ریحاً منتنہ (صحیح بخاری،

کتاب الذبائح باب المسک)

نیک ساتھی کی اور برے ساتھی کی مثال ایسی

ہے جیسے کستوری اٹھانے والا اور آگ کی بھٹی دھونکنے والا۔

پس کستوری اٹھانے والا یا تو تجھے (کستوری) عطیہ دے

وے گا۔ یا تو خود اس سے خریدے گا (یہ دونوں صورتیں نہ

ہوں تب بھی) یا یہ کہ تو اس سے پاکیزہ خوشبو پالے گا۔ اور

بھٹی دھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا۔ یا پھر تو اس

سے بدبو دار رو پائے گا۔

صالحین سے محبت، صالحین کے درجہ تک پہنچنے کا

وسیلہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور

عرض کیا:

یا رسول الله کیف تقول فی رجل

احب قوما ولم یلحق بهم

اے اللہ کے رسول آپ کا اس شخص کے بارے

میں کیا ارشاد ہے جو ایک جماعت سے محبت رکھتا ہے لیکن ان

کے ساتھ ملا نہیں (انہیں دیکھا نہیں یا ان جیسے عمل نہیں کر سکا)

(کی عمر) کو پہنچ جائیں اور اپنا دینیہ نکال لیں اور (یہ سارے کام میں نے اللہ کے حکم سے کئے ہیں ان میں سے) کوئی کام میں نے اپنی رائے سے نہیں کیا۔  
امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

فيه دليل على ان الرجل الصالح يحفظ في ذريته وتشمل بركة عبادته لهم في الدنيا والآخرة (تفسیر ابن کثیر)

اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ صالح آدمی کا اس کی اولاد کے بارے میں بھی خیال رکھا جاتا ہے اور اس کی عبادت کی برکت انہیں دنیا و آخرت میں شامل حال رہتی ہے۔

صالحین کے ساتھ ربط و تعلق اور محبت کی چاہت ہر چیز کرتی ہے حتیٰ کہ جمادات و نباتات، نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ کیلئے کھجور کے ایک تنے کے پاس کھڑے ہوتے، صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہ ہم آپ کیلئے ایک منبر تیار کر دیں، آپ ﷺ نے فرمایا اگر تمہارا جی چاہے تو کرو چنانچہ انہوں نے آپ کیلئے منبر تیار کر دیا جب جمعہ کا دن ہوا تو آپ ﷺ اس منبر پر تشریف لے گئے اس پر اس کھجور کے تنے سے بچے کی طرح رونے کی آواز آنے لگی۔ آنحضرت ﷺ منبر سے اترے اور اسے اپنے گلے سے لگالیا، جس طرح بچوں کو چپ کراتے ہیں اسی طرح آپ ﷺ اسے چپ کر رہے تھے اور آپ ﷺ نے اسے فرمایا۔

اختر ان اغرسک فی المکان الذی کنت فیہ فتکون کما کنت وان شئت ان اغرسک فی الجنة فتشرب من انهارها فیحسن نبتک وتثمر فیما کل منک الصالحون فاختر الآخرة علی الدنیا۔

دو صورتوں میں سے کوئی ایک اختیار کر، ایک تو یہ کہ میں تجھے اسی جگہ لگا دیتا ہوں جہاں تو تھا پھر تو ویسے ہی ہو جائے گا جیسے تو تھا، دوسری صورت یہ ہے کہ اگر تو چاہے تو میں تجھے جنت میں لگا دیتا ہوں، وہاں کی نہروں سے تجھے پانی ملے، تیری انگوری بھی اچھی ہو اور تو پھل دار ہو جائے پھر

فجعل من اهلها۔  
پس پیمائش میں وہ نیک (لوگوں کی) بستی کی طرف ایک باشت زیادہ قریب نکلا، چنانچہ اسے اس بستی کے نیک لوگوں میں سے کر دیا گیا۔

نیز ”صحیح“ ہی کی ایک اور روایت کے الفاظ ہیں اللہ نے اس زمین کو (جہاں سے وہ آ رہا تھا) حکم دیا کہ تو دور ہو جا اور ارض صالحین کو (جس کی طرف جا رہا تھا) حکم دیا کہ تو قریب ہو جا اور فرمایا ان دونوں کے مابین فاصلہ ناپو، جب انہوں نے ناپا تو ارض صالحین کی طرف اسے ایک باشت زیادہ قریب پایا، فغفر له پس اسے بخش دیا گیا۔

اور ایک روایت میں ہے:  
فناى بصدره نحوها  
وہ اپنے سینے کے سہارے (بطور کرامت) سرک کر پہلے زمین سے دور ہو کر (تھوڑا سا) دوسری طرف ہو گیا۔ (بخاری، کتاب الانبیاء، باب ۵۴، مسلم کتاب التوبہ باب قبول توبۃ القتال، ریاض الصالحین باب التوبہ)  
صالح کی اپنی اولاد اور اخلاف کے لئے برکت ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جس کو قرآن کریم نے حضرت موسیٰ و خضر علیہما السلام کے قصہ میں یوں بیان کیا:

واما السجدار فکان لغلّامین یتیمین فی الممدینة وکان تحته کنز لهما وکا ابوہما صالحا فاراد ربک ان یبلغا اشدھما ویستخرجا کنزھما رحمة من ربک وما فعلتھ عن امری (سورۃ الکہف: ۸۲)

اور رہی دیوار تو وہ دو یتیم لڑکوں کی تھی جو اس شہر میں رہتے ہیں اور اس دیوار کے نیچے ان کا کچھ مال مدفون تھا (جو ان کے باپ سے میراث میں پہنچا ہے) اور ان کا باپ (جو مر گیا ہے) ایک نیک آدمی تھا (اس کے نیک ہونے کی برکت سے اللہ نے اس کی اولاد کے مال کو محفوظ کرنا چاہا اگر دیوار کو جاتی تو لوگ یہ مال لوٹ لے جاتے اور غالباً جو شخص ان یتیم لڑکوں کا سر پرست تھا اس کو اس خزانے کا علم ہو گا وہ یہاں موجود نہ دگا جو انتظام کر لیتا اس لئے آپ کے رب نے اپنی مہربانی سے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی

پوچھا تو اسے ایک راہب (پادری) کا پتہ بتلایا گیا، اس نے اس سے جا کر پوچھا کہ اس نے تانائے قتل کئے ہیں کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے کہا، نہیں۔ اس نے پادری کو بھی قتل کر کے سو کی تعداد پوری کر لی، اس نے پھر پوچھا کہ سب سے بڑا عالم بتاؤ، اسے ایک عالم کی نشاندہی کی گئی، اس نے اس سے جا کر پوچھا کہ اس نے سوا آدمی قتل کئے ہیں، کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس عالم نے کہا، ہاں! کون ہے جو اس کے اور اس کی توبہ کے درمیان حائل ہو؟ جا، فلاں زمین (علاقے) میں چلا جا۔

فان بها اناسا یعبدون اللہ تعالیٰ فاعبد اللہ معهم ولا ترجع الی ارضک فانھا ارض سوء بلاشبہ وہاں کچھ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں، تو بھی ان کے ساتھ اللہ کی عبادت کر، اور اپنی زمین کی طرف واپس نہ آنا، یہ برائی کی زمین ہے۔ چنانچہ اس نے نیوکں کی بستی کی طرف سفر شروع کر دیا۔ ابھی اس نے آدھا راستہ ہی طے کیا تھا، کہ اسے موت آگئی۔ (اس کی روح کو ملائکہ لینے کیلئے) رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے (دونوں ہی) آگئے۔ اور انکے مابین جھگڑا شروع ہو گیا۔ ملائکہ رحمت نے کہا، وہ تائب ہو کر آیا تھا اور دل کی پوری توجہ سے وہ اللہ کی طرف آنے والا ہے، عذاب کے فرشتے بولے، اس نے کبھی بھلائی کا کام نہیں کیا (اس لئے وہ عذاب کا مستحق ہے، ان فرشتوں کے مابین یہ جھگڑا جاری تھا) پس ایک فرشتہ، آدمی کی شکل میں آیا، اسے انہوں نے اپنا حکم بتالیا، اس نے فیصلہ دیا، دونوں زمینوں کے مابین مسافت کو ناپو (یعنی جس علاقے سے وہ آیا تھا وہاں سے یہاں تک کا فاصلہ اور یہاں سے نیوکں کے علاقے کا فاصلہ دونوں کی پیمائش کرو) ان دونوں میں سے وہ جس کے قریب ہو، وہی اس کا حکم ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے پیمائش کی تو انہوں نے اس زمین کو زیادہ قریب پایا جس کی طرف وہ ارادہ کئے جا رہا تھا، پس اسے رحمت کے فرشتوں نے اپنے قبضے میں لے لیا۔

اور ”صحیح“ کی ایک اور روایت میں اس طرح ہے:

فکان الی القرية الصالحة اقرب بشیر

تجھ سے صالح (نیک لوگ) کھائیں، کھجور کے تنے نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دی (فتح الباری ۶/۲۰۳- مسند احمد ۱۳۹/۵)

صالحین کی محبت و برکت سے انسان تو انسان حیوان اور چوپائے بھی انتفاع و استفادہ کرتے ہیں۔ ابن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد نے بتلایا کہ میں نے ابو الفضل جوہریؒ کا ایک وعظ ۴۶۹ ہجری میں دیکھا مصلح مصر کے اندر سنا وہ برسر منبر یہ فرما رہے تھے، کہ جو شخص نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے ان کی نیکی کا حصہ اس کو بھی ملتا ہے، دیکھو اصحاب کھف کے کتے نے ان سے محبت کی اور ساتھ لگ گیا تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کا ذکر فرمایا۔ علامہ قرطبی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں ابن عطیہ رحمہ اللہ کی روایت نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ جب ایک ٹٹا صلحاء اور اولیاء کی محبت سے یہ مقام پاسکتا ہے تو آپ قیاس کر لیں کہ مومنین موحدین جو اولیاء اللہ اور صالحین سے محبت رکھیں ان کا مقام کتنا بلند ہوگا (تفسیر قرطبی: ۱۰/۳۷۱)

رشتہ ازدواجیت کی وجہ سے خاندان بیوی کا ساتھ پر سکون ماحول پیدا کرتا ہے، کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں صالحہ بیوی میسر آجائے کیونکہ آدمی کیلئے اس سے گراں قدر کوئی چیز نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الدنيا متاع وخير متاع الدنيا المرأة الصالحة

دنیا (حقیر) سامان ہے اور دنیا کا بہترین متاع (سامان) صالحہ عورت ہے۔ (مسلم، کتاب الرضاع، باب الوصیۃ بالنساء)

لفظ صالح ایک عظیم صفت ہے جس شخص کی اس صفت کے ساتھ مدح کی جائے تو یہ اس کیلئے بہت بڑا تزکیہ ہے حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہ کی عظمت کے کیا کہنے کہ ان کیلئے یہی لفظ زبان نبوت سے صادر ہوا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا میرے ہاتھ مین استبرق (ریشمی کپڑے) کا ایک ٹکڑا ہے اور میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں وہ ٹکڑا مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے۔ یہ

خواب میں نے اپنی بہن ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا اور انہوں نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اری عبد اللہ رجلا صالحا  
میں عبداللہ کو سمجھتا ہوں نیک آدمی ہے (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب من فضائل ابن عمر)

ہم سب کو صالح بننے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ اس کا بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس طرح ہم بے شمار نمازیوں کی دعاؤں کے مستحق بن جائیں گے اور انہیں کئی مستجاب الدعوات ہوں گے، ہر نمازی دعا کرتا ہے:

السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين.

ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی نازل ہو۔

شاید کسی ایسے ہی مستجاب الدعاء کی تلاش میں امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے ایک درہم خرچ کر کے اپنے لئے جنت کا سامان پیدا کر لیا۔

امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے نقل فرمایا ہے کہ سنن ابو داؤد والے امام ابو داؤد بڑی کشتی پر سوار ہوئے انہوں نے ساحل پر ایک چھینکنے والے کی آواز کو سنا کہ اس نے الحمد للہ کہا، انہوں نے (کشتی والوں کو رکنے کا کہا اور) ایک چھوٹی کشتی ایک درہم کے ساتھ کرائے پر لی اور چھینکنے والے کے پاس آئے اس کی چھینک کا جواب دیا (برحمک اللہ کہا) پھر واپس (کشتی والوں کے پاس) آگئے، مسافروں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا (کہ اتنی سی بات کیلئے تم نے ایک درہم خرچ کر دیا اور اس نے آگے سے صرف یہی کہا: یہاں تکم اللہ ویصلح بالکم) امام صاحب نے فرمایا (بس اسی دعا لینے کی خاطر میں نے ایسا کیا کیونکہ)

لعله يكون مجاب الدعوة  
شاید کہ اس کی دعا مقبول ہوتی ہو۔  
جب وہ سونے لگے تو انہوں نے ایک پکارنے والے کو سنا کہ وہ کہہ رہا تھا

يا اهل السفينة ان ابا داود اشترى

الجنة من الله بدرهم

اے کشتی والو بلاشبہ ابو داؤد نے ایک درہم کے بدلے اللہ تعالیٰ سے جنت خرید لی (فتح الباری: ۱۰/۶۱۰)

صالح بنے بغیر گزارہ بھی نہیں ہے ایک وقت آتا ہے کہ انسان صالح بننے کیلئے مہلت مانگتا ہے لیکن مہلت نہیں ملتی، قرآن کریم میں ہے:

وانفقوا من ماززقناکم من قبل ان یاتی احدکم الموت فبقول رب لو لا اخرتني الی اجل قریب فاصدق واکن من الصالحین (سورة المنافقون)

اور جو کچھ ہم نے تمہیں دیا اس میں سے وہ وقت آنے سے پہلے پہلے خرچ کر لو کہ تم میں سے کسی کو موت آئے تو کہنے لگے: اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت اور کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ کر لیتا اور صالح لوگوں میں شامل ہو جاتا۔

آگے سے آواز آتی ہے:

ولن یوخر الله نفسا اذا جاء اجلها  
والله خبير بما تعملون.

اور اللہ کسی کو ہرگز مہلت نہیں دیتا جب اس کی موت آجائے اور اللہ باخبر ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ صالحین کی محبت و مصاحبت کو غنیمت جانا چاہئے کیونکہ ایسے لوگ دنیا سے ناپید ہوتے جا رہے ہیں۔ شاید نبی کریم ﷺ نے اپنی حدیث مبارک میں اسی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ:

یذهب الصالحون الاول فالاول ویبقی حفالة كحفالة الشعیر او التمر لا یبالیہم الله بالة (بخاری کتاب الرقاق، باب ذهاب الصالحین)

نیک لوگ یکے بعد دیگرے گزر جائیں گے اس کے بعد جو کچھ بھوسے یا کھجور کے کچرے کی طرح کچھ لوگ دنیا میں رہ جائیں گے جن کی اللہ پاک کو کچھ ذرا بھی پرواہ نہ ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نیکی کی توفیق، صالحین کی محبت و رفاقت عطا فرمائے آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆